دینی علمی فکری ثقافتی

ماهنامه

11

الایمان

رجب المرجب۱۴۳۵ھ مطابق مئی2014ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

*قرآن مجید میں موت کا ذکر

* ماہ رجب کی مہم مناسبتیں

* امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام کے مختصر حالات زندگی

* عقیقہ فقہ کی نگاہ میں

* مشورت روایات کی نظر میں

* مسجد کی اہمیت اور اسکے آداب

*جوانوں کو گمراہی سے کیسے بچائیں؟

وحدت اسلامی کا علمبردار دینی، علمی، فکری اور ثقافتی مجلّہ

مدیر: مولانا کاظم رضا

ناشر: ادارہ الایمان

رابطہ: ضلع اٹک، تحصیل جنڈ، جھمٹ۔

03465096288

Razakazim13@yahoo.com

قرآن مجید میں موت کا ذکر

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَافَانٍ وَّ يَبْقٰي وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ-

جو کوئی زمین میں ہے فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی ذات تیرے رب کی بزرگی اور عظمت والی-

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ كُلُّ شَيْئٍ هَالِک اِلَّا وَجْهَهُ-

ہر جی کو موت چکھنی ہے- ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اس کی ذات-

اَيْنَ مَاتَكُوْنُوْايُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْكُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مَّشَيَّدَةٍ-

جہاں کہیں بھی تم ہوئے موت تم کو آ پکڑے گی- اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو-

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوْكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنَ عَمَلاً-

موت و حیات کو پیدا کیا- تاکہ جانچے تم میں کون اچھا کام کرتا ہے-

قُلْ اِنَّ صَلَا تِيْ وَنُسَكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ-

تو کہہ میری نماز میری قربانی میرا جینا میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے-

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مُلٰقِيْكُمْ-

تو کہہ موت جس سے تم بھاگتے ہو- وہ ضرور تم کو ملنے والی ہے-

ماہ رجب کی مہم مناسبتیں

ارجب المرجب: ولادت باسعادت حضرت امام محمد بن علی باقر العلوم علیہ السلام۔

۳رجب المرجب: شہادت حضرت امام علی نقی الہادی علیہ السلام۔

۱۰رجب المرجب: ا۔ولادت باسعادت حضرت امام محمد تقی الجواد علیہ السلام

۲۔ولادت باسعادت حضرت علی اصغر علیہ السلام

۱۲رجب المرجب: حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ۱۲رجب سن ۳۶ ہجری جنگ جمل کے واقعے کے بعد کوفہ میں داخل ہوئے اور اس شہر کو اپنا دارالحکومت قرار دیا۔

۱۳رجب المرجب: ولادت باسعادتِ امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہم السلام

۱۵رجب المرجب: ا۔شہادت حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا۔

۲۔۲ہجری بروز ۱۵رجب قبلہ بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف تبدیل ہوا۔

۳۔۱۵رجب المرجب حضرت ختمی مرتبت شعب ابی طالب سے باہر آئے۔

۱۶رجب المرجب: حضرت فاطمہ بنت اسد علیہا سلام اپنے فرزند ارجمند ولی خدا، وصی مصطفیٰ، حضرت علی مرتضیٰ، تنہا خانہ زاد خدا کو آغوش میں لیے ہوئے ۱۶رجب کو خانہ کعبہ سے باہر تشریف لائیں۔

۱۸رجب المرجب: فرزند رسول خدا حضرت ابراہیم کی وفات۔

۲۵رجب المرجب: شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔

۲۷رجب المرجب: بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۲۸رجب المرجب: حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدینہ سے مکہ کی طرف روانگی۔

امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام کے مختصر حالات زندگی

نام، القاب اور کنیت: پیغمبر اسلام (ص) نے آپ کا نام اللہ کے نام پر علی رکھا۔آپ کے مشہور القاب امیر المومنین ، مرتضی، اسد اللہ، ید اللہ، نفس اللہ، حیدر، کرار، نفس رسول اور ساقی کوثر ہیں نیز مشہور کنیت ابو الحسن و ابو تراب ہیں۔

والدین : حضرت علی (ع) ھاشمی خاندان کے وہ پہلے فرزند ہیں جن کے والد اور و الدہ دونوں ھاشمی ہیں۔آپ کے والد ابو طالب بن عبد المطلب بن ھاشم ہیں اور ماں فاطمہ بنت اسد بن ھاشم ہیں۔ ولادت:جب حضرت علی (ع) کی ولادت کا وقت قریب آیا تو فاطمہ بنت اسد کعبہ کے پاس ائیں اور آپنے جسم کو اس کی دیوار سے مس کر کے عرض کیا :پروردگارا ! میں تجھ پر، تیرے نبیوں پر، تیری طرف سے نازل شدہ کتابوں پر اور اس مکان کی تعمیر کرنے والے، آپنے جد ابراھیم (ع) کے کلام پر راسخ ایمان رکھتی ہوں۔

پروردگارا ! تجھے اس ذات کے احترام کا واسطہ جس نے اس مکان مقدس کی تعمیر کی اور اس بچہ کے حق کا واسطہ جو میرے شکم میں موجود ہے، اس کی ولادت کو میرے لئے آسان فرما۔ ابھی ایک لمحہ بھی نہیں گزرا تھا کہ کعبہ کی جنوبی مشرقی دیوار ، عباس بن عبد المطلب اور یزید بن تعف کی نظروں کے سامنے شگافتہ ہوئی، فاطمہ بنت اسد کعبہ میں داخل ہوئیں اور دیوار دوبارہ مل گئی۔ فاطمہ بنت اسد تین دن تک روئے زمین کے اس سب سے مقدس مکان میں اللہ کی مہمان رہیں اور تیرہ رجب سن ۳۰/ عام الفیل کو بچہ کی ولادت ہوئی۔ ولادت کے بعد جب فاطمہ بنت اسد نے کعبہ سے باہر آنا چاہا تو دیوار

دوبارہ شگافتہ ہوئی، آپ کعبہ سے باہر تشریف لائیں اور فرمایا :" میں نے غیب سے یہ پیغام سنا ہے کہ اس بچے کا " نام علی " رکھنا " ۔

پیغمبر اکرم (ص) کی بعثت اور حضرت علی (ع): دعوت ذوالعشیرہ میں پیغمبر خدا (ص) نے حاضرین سے سوال کیا کہ آپ میں سے کون ہے جو اس راہ میں میری مدد کرے اور آپ کے درمیان میرا بھائی، وصی اور جانشین ھو؟ اس سوال کا جواب فقط حضرت علی (ع) نے دیا :" اے پیغمبر خدا ! میں اس راہ میں آپ کی نصرت کروں گا۔ پیغمبر اکرم (ص) نے تین مرتبہ اسی سوال کی تکرار اور تینوں مرتبہ حضرت علی (ع) کا جواب سننے کے بعد فرمایا: اے میرے خاندان والوں ! جان لو کہ علی میرا بھائی اور میرے بعد تمھارے درمیان میرا وصی و جانشین ہے۔

رسول کی ہجرت اور حضرت علی (ع): حضرت علی (ع) کے دیگر افتخارات میں سے ایک یہ ہے کہ جب شب ہجرت مشرک دشمنوں نے رسول اللہ (ص) کے قتل کی سازش بنائی تو آپ (ع) نے پوری شجاعت کے ساتھ رسول اللہ (ص) کے بستر پر سو کر اس سازش کو ناکام کر دیا۔

شادی : ہجرت کا پہلا سال تھا کہ رسول نے حضرت علی علیہ السّلام کی حضرت فاطمہ (س) سے شادی کردی .

کتابت وحی : وحی الٰھی کی کتابت اور بہت سے تاریخی و سیاسی اسناد کی تنظیم اور دعوت الٰہی کے تبلیغی خطوط لکھنا، حضرت علی (ع) کے بہت اہم کاموں میں سے ایک ہے۔آپ

(ع) قرآنی آیات کو لکھتے اور منظّم کرتے تھے اسی لئے آپ کو کاتبان وحی اور حافظان قرآن میں شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت علی علیہ اسلام ، پیغمبراسلام(ص) کے بھائی : پیغمبر اسلام (ص) نےمدینے پہنچ کر مسلمانوں کے درمیان بھائی کا رشتہ قائم کیا۔ حضرت عمر کو حضرت ابو بکر کا بھائی بنا دیا حضرت طلہ کو حضرت زبیر کا بھائی قرار دیا و۔۔۔۔۔اور حضرت علی (ع) کو رسول اللہ (ص) نے اپنا بھائی بنایا اور حضرت علی (ع) سے فرمایا : تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو، اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔۔۔ میں تمھیں اپنی اخوت کے لئے انتخاب کرتا ہوں ، ایک ایسی اخوت جو دونوں جھان میں بر قرار رہے۔

حضرت علی علیہ السلام اور اسلامی جہاد: حضور اکرم (ص) کی فوج میں حضرت علی (ع) جیسے شجاع اور بہادر مجاہد کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

حضرت علی علیہ السلام کی ظاہری خلافت : رسول اللہ (ص) کے بعد حضرت علی علیہ السّلام نے پچیس برس خانہ نشینی میں بسر کئے۔ جب سن ۳۵ ہجری قمری میں مسلمانوں نے خلافتُ اسلامی کا منصب حضرت علی علیہ السّلام کے سامنے پیش کیا تو پہلے تو آپ نے انکار کر دیا، لیکن جب مسلمانوں کا اصرار بہت بڑھا تو آپ نے اس شرط سے منظور کرلیا کہ میں قرآن اور سنتُ پیغمبر (ص) کے مطابق حکومت کروں گا اور کسی رعایت سے کام نہ لوں گا۔ جب مسلمانوں نے اس شرط کو منظور کر لیا تو آپ نے خلافت کی ذمہ داری قبول کی۔

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت: اکیس رمضان المبارک سن۴۰ ہجری قمری میں آپ کی شہادت ہوئی۔

عقیقہ فقہ کی نگاہ میں

(حضرت آیۃ اللہ العظمی سیستانی کے فتوی کے مطابق)

سوال : کیا عقیقہ واجب ہے؟

جواب : واجب نہیں مستحب ہے

سوال : کیا بچے کے عقیقے کا گوشت اس کے والدین کھا سکتے ہیں؟

جواب : جایز ہے مگر ماں کے لیے خاص کر مکروہ ہے۔

سوال : عقیقہ بچے کی ملکیت ہے یا ماں کی؟

جواب : بچے کی ملکیت تو نہیں ہے مگر اس کے لیے ذبح کیا جاتا ہے۔

سوال : باپ کس طرح سے بچے کے لیے بکرے کا عقیقہ کر سکتا ہے؟

جواب : بکرے کو صرف عقیقہ کی نیت سے قربانی کے لیے ذبح کر دینا کافی ہے اور کچھ مستحبات عقیقہ کے لیے کتابوں اور توضیح المسائل میں ذکر ہوئے ہیں، ان پر عمل کر سکتا ہے۔

سوال : کیا عورت گھر کے اخراجات میں سے اپنا عقیقہ کر سکتی ہے؟

جواب : اگر شوہر راضی ہے تو ایسا کر سکتی ہے۔

مشورت روایات کی نظر میں

گھریلو نظام زندگی میں صرف ایک شخص کی رائے نہیں ہونی چاہئے، ایک ہی شخص حکم فرما نہیں ہونا چاہئے ، صرف ایک انسان کی فکر پہ اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔ مشورت کے بہت سے فوائد ہیں میاں بیوی اپنے گھر کے امور میں مشورت سے کام لیں اور اپنی عقلمند اولاد سے بھی مشورت کریں، بعض اوقات اپنے بزرگوں سے بھی مشورت کی جائے کیونکہ وہ زندگی کے مختلف لمحات کا مزہ چکھ چکے ہیں اور انہیں ان سب امور میں تجربہ بھی حاصل ہوتا ہے۔

مشورت کو بہت اہمیت حاصل ہے ، انسان کو اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ دانا شمار نہیں کرنا چاہئے اور اسے تمام اہل خانہ کے لئے مشورت کے لئے میدان فراہم کرنا چاہئے کیونکہ مشورت ایک بہت بڑا مددگار عامل ہے اور بعض اوقات بہت سے خطرات سے نجات بخش بھی ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: نظام زندگی میں ایسے لوگوں کے ساتھ مشورت کرو جن کے دل میں خدا کا خوف ہے۔ [بحار، ج۷۲، ص۹۸]

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اپنی رائے پر اعتماد کرنے والے شخص نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالا۔[بحار، ج۷۲، ص۹۸۔۹۹]

البتہ جس شخص سے مشورت کی جائے اس کی صفت یہ ہو کہ وہ حق کی رعایت کرتا ہو اور جو اس سے مشورہ لے رہا ہے اسے بہترین طریقہ سے ہدایت کرے کیونکہ مشورت میں خیانت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

اس سلسلے میں علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص مسلمانوں کے ساتھ مشورت میں خیانت کرے میں اس سے بیزار ہوں۔[بحار، ج۷۲، ص۹۸۔۹۹]

مسجد کی اہمیت اور اسکے آداب

مسجد مسلمانوں کا مذہبی مرکز ہے۔ اس میں بنیادی طور پر نمازِ جماعت کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں پنجگانہ نمازیں، نمازِ جمعہ اور عید کی نمازیں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ رمضان کے اعمال بھی ہوتے ہیں۔ کسی زمانے میں مساجد کو خیرات اور زکوۃ کی تقسیم کے لیے بھی استعمال کیا جاتا تھا جس کا رواج اب کم ہے۔ مسجدیں اکثر قرآن کی تدریس کے لیے بھی ایک مرکز کا کام دیتی ہیں۔ کئی مساجد میں مدارس بھی قائم ہیں جن سے مذہبی تعلیم کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک مسجد میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

طہارت: اسلام میں طہارت کی بہت اہمیت ہے اور ایک حدیث کے مطابق یہ نصف ایمان ہے اس لیے مسجد میں آنے کے لیے پاک و صاف ہونا شرط ہے البتہ وضو آپ مسجد میں بھی آ کر کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے اکثر مکاتبِ فکر میں مساجد میں حالتِ جنابت میں ٹھہرنا جائز نہیں اور مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں ایسی حالت میں داخلہ بھی جائز نہیں۔ لباس کے ساتھ ساتھ جسم بھی پاک ہونا چاہئیے۔ ذہن کی طہارت بھی اپنے بس کے مطابق ضروری ہے یعنی برے خیالات سے پرہیز کرنا چاہئیے.

تہذیب و شائستگی: مسلمان مسجد کو اللہ کا گھر سمجھتے ہیں چاہے اس کا تعلق مسلمانوں کے کسی بھی فرقہ سے ہو۔ مسجد میں خاموشی اور تہذیب و شائستگی کی تاکید کی جاتی ہے تاکہ نماز اور قرآن پڑھنے والے تنگ نہ ہوں۔ مساجد میں لڑائی جھگڑا کرنا یا بلا ضرورت دنیاوی باتوں سے بھی پرہیز کرنا چاہئے اگرچہ اجتماعی معاملات پر بحث کی جا سکتی ہے۔ مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا اور اونچی آواز میں بات کرنا تہذیب و شائستگی کے خلاف ہے۔ اسی طرح کوئی بھی ایسا کام کرنا جس

سے نمازی تنگ ہوں، اچھا نہیں سمجھا جاتا مثلاً پیاز، لہسن، مولی یا کوئی اور بو دار چیز کھا کر جانے سے بھی منع کیا جاتا ہے اور اس سلسلے میں احادیث مبارکہ کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے۔

لباس: مسجد میں صاف ستھرا لباس پہن کر آنا چاہئیے۔ خواتین ایسا لباس پہن کر آئیں جس سے وہ باپردہ ہوں۔ اسی طرح مرد مناسب لباس پہن کر آئیں۔ عموماً مسلمان علاقائی لباس کے علاوہ عربی لباس بھی پہننا اچھا اور ثواب سمجھتے ہیں مگر اسلام میں لباس پر ایسی کوئی قدغن نہیں ہے مگر لباس اسلام کے اصولوں کے مطابق ہو۔

مرد و زن مسجد میں: ابتدائے اسلام سے مردوں اور عورتوں دونوں کو مساجد میں آنے کی اجازت ہے مگر ان کو علیحدہ علیحدہ جگہ دی جاتی ہے۔ شرعِ اسلام کے مطابق نماز کے دوران عورتوں کی صفیں مردوں سے پیچھے ہوتی ہیں تاکہ مردوں کی نظر عورتوں پر نہ پڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں مرد و زن دونوں مسجد میں نماز ادا کرتے تھے اگرچہ عورتوں کے احترام اور حفاظت کے لیے بہتر خیال کیا جاتا ہے کہ وہ گھر ہی میں نماز ادا کریں۔ آج کل اکثر مساجد میں عورتوں کے لیے علیحدہ جگہ بنی ہوتی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں عورتوں کے مسجد میں آنے کا رواج نہ ہونے کے برابر ہے مگر اس کا تعلق اسلام سے نہیں بلکہ ہندوستانی معاشرت سے ہے۔ عرب ممالک میں اور جدید مغربی مساجد میں عورتیں مساجد میں آتی ہیں، نماز پڑھتی ہیں اور مختلف تعلیمی سرگرمیوں میں حصہ لیتی ہیں۔

جوانوں کو گمراہی سے کیسے بچائیں؟

موجودہ دور کی جدید ٹیکنالوجی سے اس وقت ہر کوئی مستفید ہو رہا ہے - بعض لوگوں پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں جبکہ بعض پر اس کے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں -آج کی دنیا میں ٹی وی، ریڈیو، انٹرنٹ، ویب سائٹیں انسانی زندگی کا حصہ بن چکی ہیں ممکن نہیں ہے کہ انسان ان سے بطور کلی منسلک ہو جائے اور اپنے آپ کو دور کر لے ایسے میں والدین یا گھر کے ذمہ دار انسانوں کا فریضہ یہ ہے کہ وہ بچوں، نوجوانوں اور جوانوں کو ایسی تربیت کریں کہ وہ خود بخود ان چیزوں سے دوری اختیار کریں جو ان کے دینی عقائد کی عمارت کو منہدم کر دیں یا اس میں دراڑ ڈال دیں- ٹیلیویژن کی دنیا ہو یا انٹرنٹ کی دنیا سب میں دور حاضر کے میڈیا کا ایک ہی ہدف ہے اور وہ یہ کہ نسل جوان کو دین سے دور کیا جائے-

جس طرح لوگوں کو جسمانی لحاظ سے سالم اور پاک رکھنے کیلئے کئی ایک پیشگی اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ان کو فکری اور اعتقادی آلودگیوں سے پاکسازی اور محفوظ رکھنے کیلئے بھی پیشگی اقدامات کے طور پر معاشرے میں علمی اور ثقافتی تدابیر کواسطرح مرتب کرنے کی ضرورت ہے کہ جوانوں اور نوجوانوں کیلئے ایک پاک ، سالم اور فکری آلودگیوں سے دور ماحول میسر ہو-

اس مقصد کے پیش نظر علمی اور ثقافتی امور کے ذمہ دار افراد اور والدین پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ اپنے تعلیمی اور تربیتی پروگراموں کو اس انداز میں چلائیں کہ معاشرے سے فکری اور اعتقادی کج رویوں میں مبتلا یا اسکی زد میں موجود افراد کی نشاندہی کرکے انہیں ثقافتی یلغار کے حملوں سے محفوظ کرنے کیلئے اقدامات کریں تاکہ دوسرے ان بیماریوں میں مبتلاء نہ ہوں-

This document was created with Win2PDF available at http://www.daneprairie.com.
The unregistered version of Win2PDF is for evaluation or non-commercial use only.